بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شانِ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم
مع
یادِ مکہ مکرمہ شرفہا اللہ تعالیٰ
از
حضرت مولانا سید محمد بدرِ عالم صاحب مدنیؒ
اشاعت العلوم بکڈپو محلہ مفتی سہارنپور

تقریر بخاری شریف اردو . حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مد ظلہ العالی کا درس حدیث جو اس عصر کا ایک ممتاز ترین درس حدیث ہے اسکے نچوڑ کو اس تقریر میں بعینہ حضرت دامت برکاتہم کے الفاظ میں جمع کیا گیا ہے . اس میں سب سے اہم وہ آراء ہیں جو تراجم بخاری پر کلام کے دوران آپنے پیش فرمائیں ، ائمہ اربعہ کے اختلاف کو ، احادیث متعارضہ کے درمیان جمع کو مختصر اور جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے . شروع میں بیس ابحاث مقدمۃ العلم اور مقدمۃ الکتاب کے عنوان سے نہایت تحقیقی انداز میں پیش کی گئی ہیں . اس کے علاوہ وہ بہت کچھ جس سے آپکے علمی سرمایہ میں زیادتی ہوگی . قیمت

اختلاف الائمہ اردو از حضرت شیخ الحدیث مد ظلہ العالی

یہ وقیع رسالہ اپنے موضوع پر ایک اہم رسالہ ہے . اسمیں مذاہب اربعہ ائمہ مجتہدین اور صحابہ کرام کے اختلافات کے ذیل میں حضرت اقدس دام مجدہ نے بڑی کامیاب بحثیں فرمائی ہیں ، اور ہر پہلو سے یہ سمجھایا ہے کہ امت اسلامیہ کا یہ اختلاف عین رحمت اور موجب سہولت ہے رسالہ سب کے لئے مفید سب کے لئے یکساں . قیمت

کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ من اسمہٖ سیدنا محمدٍ
عدد ما فی علم اللہ صلوٰۃً دائمۃً بدوام ملک اللہ

شانِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

ہر جلوہ پر ضیا رُخِ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲)

جو جلوہ ہے وہ رشکِ تماشائے طور ہے
واللہ کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

(۳)

مکہ کے تاجدار مدینہ کے حکمراں
عالم کے رہنما ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۴

بیچین دل کا چین ہیں آنکھوں کا نور ہیں
منزل ہیں عاشقوں کی یہ شانِ حضورؐ ہے

۵

عفو و کرم کا ابر ہیں بخشش کی ہیں گھٹا
بارش ہیں رحمتوں کی یہ شانِ حضورؐ ہے

۶

بحرِ سخا ہیں اور سمندر ہیں جود کا
لطف و کرم کی موج یہ شانِ حضورؐ ہے

۷

شافع ہیں روزِ حشر کے سب کے ہیں پیشوا
محبوبِ کبریا ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۸

مرکز ہیں دائرہ کے یکتائے روزگار
بے مثل و بے نظیر یہ شانِ حضورؐ ہے

۹

مخزن ہیں حکمتوں کے ہدایت کے آفتاب!
خاتم ہیں انبیاء کے یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۰

ضرب المثل ہیں حلم میں کوہ وقار ہیں
انسانیت کے تاج یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۱

وعدہ کے کیسے پکے صدق و امین بھی
اخلاق کیا شگفتہ یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۲

بارعب بھی کمال کے اس پر وہ مہربان
سب میں گھُلے مِلے ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۳

حسن وادا، غضب کے تو مجھ سے کچھ نہ پوچھ
شمس وقمر ہیں ماند یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۴

خود ناز نیں ہیں اس پہ جفائیں جہان کی
کس شوق سے اٹھائیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۵

سب پر حریص اور رؤف و رحیم ہیں
سب میں عزیز تر ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۶

حاصل ہے زندگی کا اک ان کا وجودِ پاک
جیسے ثمر شجر کا یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۷

منشاء ہیں خلق و امر کا مبدا ہیں منتہیٰ
منبع وجود کا ہیں یہ شانِ حضورؐ ہے

۱۸

اس شاہ کملی والے پہ جانیں ہوں سب نثار
ہر بار صد ہزار یہ شانِ حضورؐ ہے

(۱۹)

قرآں نے خود ہی آپ کو پیارا لقب دیا
سب نے کہا کہ خوب یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۰)

ساقی ہیں صرف آپ ہی کوثر کے روزِ حشر
سب کو بلا بلا کے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۱)

کیا کیا لکھوں صفات کہ ہر شان ہے نئی
لِکھ لکھ کے تھک رہا ہوں یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۲)

مجھ سے سیاہ رُو کی جو بخشش بھی ہو گئی
یہ شانِ مغفرت ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۳)

میں نعت کیا کہوں گا کہ عاصی ہُوں شرمسار
جو کچھ بھی کہہ گیا ہُوں یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۴)

ہر چند خستہ حال ہوں درماندہ اور تباہ
اس پر بھی مطمئن ہوں یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۵)

جزء ناز ان کے در کا میرے پاس کچھ نہیں
ایک آسرا یہی ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۶)

مہمانِ بے نوا کو معزز بنا لیا
خدمت میں اپنی رکھ کے یہ شانِ حضورؐ ہے

(۲۷)

نسبت ہے ایک شیخ سے جن کے طفیل میں
مجھ کو بسا لیا ہے یہ شانِ حضورؐ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنْ اسْمُہٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ عَدَدَ
مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

چمکا قسمت کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا
میں کہاں اور در تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس محبت سے بلایا اور بلا کر رکھ لیا
گھر کا گھر سارا کا سارا میں تو اس قابل نہ تھا

کس طرح مجھکو نوازا اور بخشا کیا شرف
میں تو تھا شامت کا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

آج میں ہوں اس زمیں پر جو ہے رشکِ آسماں
جس کا ہر ذرہ ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

یہ وطن ہے سب جہاں میں سب سے برتر اور عزیز
اور ان کو سب میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

اس زمینِ قدس نے جس میں ہوں سب قدسیاں
کرلیا مجھ کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

کیا کہوں فیاضیاں شاہِ عرب کی کیا کہوں
ہیں وہ عالم آشکارا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک گدائے بینوا کو در پہ اپنے ڈال کر
کیل کانٹے سے سنوارا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک قطرہ کو اٹھا کر ایک سمندر کر دیا
اور ذرہ کو ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

خود محبّت سے بلا کر جامِ کوثر دے دیا
تک رہا تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جن کی نظرِ کیمیا نے توڑ ڈالے سب طلسم
میرا جادو بھی اتارا میں تو اس قابل نہ تھا

مفلس و نادان کا سننے کو افسانہ دراز
کس محبّت سے پکارا میں تو اس قابل نہ تھا

کہدیئے جو کچھ بھی تھے دل میں نہاں اسرار و راز
پا کے ایک ادنیٰ اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مدّتیں گذری ہیں مجھ کو حاضرِ خدمت ہوئے
اب نہیں ہوتا گذارا میں تو اس قابل نہ تھا

بیخودی میں مانگتا ہوں ان کی زیارت کا شرف
ہے کہاں یہ میرا یارا میں تو اس قابل نہ تھا

یوں مقدر گر نہ ہو تو عالمِ رؤیا سہی
کاش ہو جائے نظارہ میں تو اِس قابل نہ تھا

کم نہیں نظرِ عنایت میری جانب کم نہیں
پھر نظر کرنا دوبارہ میں تو اِس قابل نہ تھا

کرلیا شاہِ کرم نے جاں کا نذرانہ قبول
ہے کرم یہ سب تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

آ گئے دل میں میرے مہمان وہ شاہاں نواز
وہ کہاں اور گھر ہمارا میں تو اِس قابل نہ تھا

زخم ہلائے دل پہ رکھا مرہم تسکینِ غم
دل تو تھا صد پارہ پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

تھا فقط یہ اک تصوّر یا حقیقت کی جھلک
کیا سماں تھا کیا نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جاگ اُٹھی میری قِسمت مل گیا ہم کو رسُولؐ
سب رسولوں میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

شافعِ روزِ جزاء ہیں آپ ہی صد مرحبا!
ہے بڑا مجھ کو سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

مغفرت کے آسرے پر میں بھی حاضر ہو گیا
ایک عاصی اور بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

ڈوبتی ہے میری نیّا اب پڑی منجدھار میں
لو خبر جلدی خدارا میں تو اس قابل نہ تھا

صبر کا پیمانہ ہے بس اب چھلکنے کے قریب
جلد دینا اب سہارا میں تو اِس قابل نہ تھا

دل ہی دل میں ڈر رہا تھا تیری رحمت نے مگر
ڈوبتے کو پھر اُبھارا میں تو اس قابل نہ تھا

شامتِ اعمال سے اپنی رہوں رحمت سے دُور
کب یہ تھا ان کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

روزِ محشر میں کھڑا تھا پُل سے ڈر کر اِس طرف
اُس طرف مجھ کو اُتارا میں تو اس قابل نہ تھا

تھا ملوّث معصیت میں سر سے لے کر پیر تک
کیسا مانجھا اور نِکھارا میں تو اِس قابل نہ تھا

سب جِتا دیں بازیاں شاہِ کرم نے جن کو میں
ایک اِک کر کر کے ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جوشِ رحمت نے بنایا مجھ کو عصیاں سے نڈر
میں تو تھا ہمّت کا ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بات رکھ لی مغفرت نے عاصیوں میں روزِ حشر
کر کے مجھ کو اک اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مجھ کو بخشا اور بخشی جنت الفردوس بھی
یہ کرشمہ ہے تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جو کرم مجھ پر ہوئے ہیں کیا کروں ان کا بیاں
ہیں وہ بس قابلِ نظّارہ میں تو اس قابل نہ تھا

صاف گوئی سے بہت نادم بھی ہوں خائف بھی ہوں
ہے بہت کافی اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جب قدم رکھا مدینہ میں تو فوراً پھر گیا
میری گردش کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا جس کو مدینہ اس کو سب کچھ مل گیا
مل گیا مجھ کو کنارہ میں تو اس قابل نہ تھا

لگ گیا آکر مدینہ میں ٹھکانے ورنہ میں
پھر رہا تھا مارا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا ہے شیخ کامل میری قسمت سے مجھے
کیا کہوں کیسا پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

ہو سفر جب اس جہاں سے ہو نظر حق کی طرف
مُنہ میں ہو کلمہ تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دی جگہ اپنا بنا کر خود بقیع پاک میں
مضطرب تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

قبر میں مجھ سے جو پُوچھیں تو بتا، یہ کون ہیں
ہو تصوّر بس تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

قبر سے اُٹھوں تو شاداں اور فرحاں ساتھ ساتھ
میں ہوں اور دامن تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بعد مردن سب میرے احباب بھی اغیار بھی
پڑھ کے بخشیں ایک پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

یادِ مکہ مکرمہ شرفہا اللہ تعالیٰ

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زمزم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جاکر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جاکے چڑھ جانا
وہ مسعیٰ یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں ٹھہر کر
وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی پھر اُن سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حسرت سے
وہ حسرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ
وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ میں لوٹ کر پھر وہ دنبہ کا ذبح کرنا
وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکّہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکّہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہِ شوق جب اٹھتی ہے ربُّ البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد رہتا ہے نہ مکّہ یاد آتا ہے

از

حضرت مولانا سید محمد بدرِ عالم صاحب مدنی قدس سرہٗ